بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 15 اکتوبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ خطبہ کے تسلسل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ چنانچہ تاریخ میں ملتا ہے کہ نماز فجر کے وقت آپ رضی اللہ عنہ پر خنجر سے حملہ کیا گیا جس کے بعد بہت سا خون بہہ جانے کی وجہ سے آپ بیہوش ہو گئے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو حضرت عمر نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ پڑھ لی ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا کوئی سلام نہیں جس نے نماز ترک کی۔ پھر آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

روایت میں ملتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھو کہ کس نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے لوگوں سے پوچھا کہ امیر المؤمنین کو کس نے خنجر مارا ہے۔ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ اللہ کے دشمن لؤلؤ نے آپ کو خنجر مارا ہے جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے۔ اس نے بعد میں اسی خنجر سے خودکشی کر لی۔ مؤرخین نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس حملہ کی وجہ ذاتی عناد نہ تھی بلکہ ایک سازش تھی۔ اور اس منصوبہ میں مشہور ایرانی سپہ سالار حرمزان کا بھی حصہ تھا جو بظاہر مسلمان ہو کر مدینہ میں رہ رہا تھا۔ دونوں لؤلؤ اور حرمزان ایرانی تھے جن کے دل ایرانی شکست کے باعث غصہ اور انتقام کے جذبہ سے بھرے ہوئے تھے۔

حضرت ابنِ عمر روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوئے اور آپ کی تعریف کی اور کہا کہ اللہ آپ کو بہترین جزا دے۔ اس موقع پر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ خلیفہ مقرر کر دیں۔ ایک موقع پر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد سے عرض کی کہ لوگوں کی نگرانی کیلئے جانشین مقرر کرنا لازمی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے میری بات سے اتفاق کیا اور اپنا سر جھکا لیا۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ اللہ جل شانہ اپنے دین کی حفاظت کریگا۔ اگر میں نے جانشین مقرر کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا۔ اور اگر میں نے جانشین مقرر نہ کیا تو رسول اللہ صلعم نے جانشین مقرر نہ کیا تھا۔ یعنی دونوں صورتیں ہی

درست ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جب آپ نے دوسری مثال دی یعنی رسول اللہ صلعم کی تو میں نے جان لیا کہ آپ جانشین مقرر نہیں کریں گے۔

تاریخ میں ذکر ہے کہ زخمی ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہایت فکر مند تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کو اس حالت میں پایا تو انھوں نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلعم کے ساتھ نہایت عمدگی کے ساتھ رہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت عمدگی کے ساتھ رہے اور وہ دونوا اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ سے راضی تھے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیاہے۔ یہ جو میری فکر تم دیکھ رہے ہو یہ فکر تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کیلئے ہے۔ اللہ کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر بھی سونا ہو تو ضرور میں اسے اللہ کے عذاب کے بدلہ میں فدیہ میں دے دیتا۔

اپنی وفات سے قبل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت دی کہ آپ کی وفات کے بعد وہ تمام قرض ادا کریں گے۔ یہ قرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی ذاتی ضرورت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ غرباء اور لوگوں کی امداد کے باعث تھا۔ آپ کی وفات کے چند دن کے اندر ہی آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یہ قرض ادا کر دیا تھا۔